Journal of Humanities and Social Thought

ISSN(O): 3108-284X
Journal Homepage: www.jananexushst.com

JN:JHST Volume 02 Issue 07 ***01-04***

| RESEARCH ARTICLE

Article DOI: 10.21474/ JNHST01/146
DOI URL: http://dx.doi.org/10.21474/ JNHST01/146

ارتقاء کا ادبی افسانوی غیر اردو میں کشمیر و جموں

عارف حسین[1] and شبیر احمد ڈار[2]

1.(ریسرچ اسکالر)
2. (اسسٹنٹ پروفیسر) شعبۂ اردو آرنی یونیورسٹی، کانگڑا، ہماچل پردیش

Corresponding Author: عارف حسین

| ABSTRACT

ادب و زبان اردو ساتھ ساتھ کے روایات تہذیبی متنوع اور ورثے تاریخی خوبصورتی، قدرتی اپنی کی کشمیر و جموں ریاست ارتقاء نمایاں میں ادوار مختلف نے ادب افسانوی غیر اردو میں خطے اس ہے۔ رکھتی مقام ممتاز ایک بھی میں ترقی و ترویج کی و تحقیقی اور نگاری مضمون نگاری، مکتوب انشائیہ، سفرنامہ، نگاری، خاکہ نوشت، خود نگاری، سوانح میں جس کیا، حاصل اور مذہبی ثقافتی، سماجی، کی خطے صرف نہ ذریعے کے اصناف ان کیا۔ ادا کردار اہم نے اصناف جیسی نثر تنقیدی محفوظ میں انداز مؤثر بھی رجحانات فکری اور اقدار تہذیبی احساسات، عوامی بلکہ ہوئی عکاسی کی زندگی سیاسی قومی واقعات، تاریخی مناظر، قدرتی ثقافت، مقامی میں تحریروں افسانوی غیر اپنی نے ادیبوں کے کشمیر و جموں ہوئے۔ میں ادب افسانوی غیر کے خطے اس کیا۔ پیش میں انداز پسندانہ حقیقت کو مسائل انسانی اور تبدیلیوں سماجی تحریکوں، آزادی ہیں۔ آتی سامنے پر طور کے خصوصیات نمایاں نگاری حقیقت اور شعور تحقیقی اسلوب، مؤثر و سادہ پختگی، فنی عطا وسعت مزید کو ادب افسانوی غیر نے ترقی کی جرائد و رسائل اور مراکز تحقیقی اداروں، ادبی جامعات، خصوصاً بعد کے آئیں۔ میں وجود جہتیں نئی کی ادب دستاویزی اور تنقیدی تحقیقی، میں نتیجے کے جس کی،

| ARTICLE INFORMATION

RECEIVED: 06 May 2026 **ACCEPTED:** 12 June 2026 **PUBLISHED:** July 2026

Introduction :-

اصناف، مختلف کی اس ارتقاء، تاریخی کے ادب افسانوی غیر اردو میں کشمیر و جموں میں مقالے تحقیقی نظر زیرِ یہ ہے۔ گیا کیا پیش جائزہ تنقیدی و تحقیقی کا خدمات ادبی اور خصوصیات اسلوبیاتی و فنی ادیبوں، نمایاں روایت ادبی علاقائی صرف نہ ادب افسانوی غیر اردو کا کشمیر و جموں کہ ہے کرتا واضح کو حقیقت اس مطالعہ بھی میں استحکام کے شناخت تہذیبی اور بالیدگی فکری ترقی، مجموعی کی ادب اردو بلکہ ہے سرمایہ اہم کا انشائیہ، سفرنامہ، نگاری، خاکہ ادب، افسانوی غیر اردو کشمیر، و جموں :الفاظ کلیدی ہے۔ رہا کردار نمایاں کا اس ورثہ۔ تہذیبی ارتقاء، ادبی نثر، اردو نگاری، مضمون نگاری، مکتوب

تمہید

ریاست جموں و کشمیر برصغیر کی ان چند سرزمینوں میں شمار ہوتی ہے جنھوں نے اپنی قدرتی خوبصورتی، تاریخی اہمیت، مذہبی تنوع اور تہذیبی ورثے کے ساتھ ساتھ اردو زبان و ادب کی ترقی میں بھی نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اگرچہ اس خطے کی بنیادی زبانیں کشمیری، ڈوگری، گوجری، پہاڑی، بلتی، شینا اور لداخی ہیں، تاہم اردو نے ایک رابطہ زبان کی حیثیت سے یہاں غیر معمولی مقبولیت حاصل کی۔ یہی وجہ ہے کہ اردو نہ صرف انتظامی، تعلیمی اور ادبی زبان کے طور پر فروغ پاتی رہی بلکہ غیر افسانوی ادب کی مختلف اصناف کی تشکیل و ارتقاء میں بھی اس نے اہم کردار ادا کیا۔

Copyright: © 2026 the Author(s). This article is an open access article distributed under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC-BY) 4.0 license (https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/). Published by Jana Publication and Research LLP.

اردو غیر افسانوی ادب حقیقت پر مبنی ادب ہے جس میں مصنف اپنے مشاہدات، تجربات، تحقیقات اور سماجی حقائق کو بلا مبالغہ اور معروضی انداز میں پیش کرتا ہے۔ اس کے دائرۂ کار میں سوانح نگاری، خود نوشت، خاکہ نگاری، سفرنامہ، مکتوب نگاری، انشائیہ، مضمون نگاری، یادداشتیں، ڈائری اور تحقیقی و تنقیدی مضامین شامل ہیں۔ یہ اصناف کسی بھی معاشرے کی تہذیبی، تاریخی، سماجی اور فکری زندگی کو محفوظ رکھنے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔

جموں و کشمیر کے ادیبوں نے اپنی غیر افسانوی تحریروں کے ذریعے نہ صرف اس خطے کی قدرتی خوبصورتی، ثقافتی تنوع اور تاریخی ورثے کو قلم بند کیا بلکہ سیاسی تبدیلیوں، سماجی مسائل، عوامی زندگی، مذہبی ہم آہنگی، تعلیمی ارتقاء اور انسانی اقدار کو بھی حقیقت پسندانہ انداز میں پیش کیا۔ خصوصاً بیسویں صدی کے بعد جامعات، ادبی تنظیموں، تحقیقی اداروں اور رسائل و جرائد کے فروغ سے غیر افسانوی ادب کو نئی جہتیں حاصل ہوئیں اور اس میدان میں معیاری تحقیقی و تنقیدی ادب تخلیق ہونے لگا۔

زیرِ نظر تحقیقی مقالے کا مقصد جموں و کشمیر میں اردو غیر افسانوی ادب کے تاریخی ارتقاء، اس کی مختلف اصناف، نمایاں ادیبوں، فنی و اسلوبیاتی خصوصیات اور اردو ادب میں اس کے مجموعی کردار کا تحقیقی جائزہ پیش کرنا ہے۔ مزید برآں، یہ مقالہ اس امر کی وضاحت بھی کرتا ہے کہ کس طرح جموں و کشمیر کے ادیبوں نے اپنی غیر افسانوی تخلیقات کے ذریعے نہ صرف مقامی تہذیب و ثقافت کو محفوظ کیا بلکہ اردو ادب کے قومی سرمایہ میں بھی گراں قدر اضافہ کیا۔

جموں و کشمیر میں اردو غیر افسانوی ادب کی تاریخی روایت

جموں و کشمیر میں اردو غیر افسانوی ادب کی روایت انیسویں صدی کے وسط سے مضبوط بنیادوں پر استوار ہونا شروع ہوئی، اگرچہ اس سے قبل بھی فارسی اور مقامی زبانوں میں غیر افسانوی نوعیت کی تحریریں موجود تھیں۔ ڈوگرہ دورِ حکومت میں اردو کو انتظامی اور دفتری زبان کی حیثیت حاصل ہونے کے بعد اس کے فروغ کے امکانات مزید وسیع ہوئے۔ سرکاری اداروں، عدالتوں، تعلیمی مراکز اور مطابع کے قیام نے اردو نثر کو ترقی دی اور اس کے نتیجے میں غیر افسانوی ادب کی مختلف اصناف بھی پروان چڑھیں۔

ابتدائی دور میں مذہبی، اخلاقی، تعلیمی اور تاریخی موضوعات پر زیادہ توجہ دی گئی۔ اس زمانے کے ادیبوں نے معاشرتی اصلاح، تعلیم کے فروغ، قومی شعور اور اخلاقی اقدار کو اپنی تحریروں کا موضوع بنایا۔ بعد ازاں بیسویں صدی میں سماجی، سیاسی اور ثقافتی تبدیلیوں کے اثرات اردو غیر افسانوی ادب میں واضح طور پر نظر آنے لگے۔ اس دور میں خاکہ نگاری، سفرنامہ، انشائیہ، سوانح نگاری، مکتوب نگاری اور تحقیقی و تنقیدی مضامین کو نمایاں فروغ حاصل ہوا۔

قیامِ ہند کے بعد جموں و کشمیر میں جامعات، تحقیقی اداروں، اکادمیوں اور ادبی تنظیموں کے قیام نے اردو غیر افسانوی ادب کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ جموں و کشمیر اردو اکادمی، کشمیر یونیورسٹی، جموں یونیورسٹی اور دیگر علمی اداروں نے نہ صرف ادبی سرگرمیوں کی سرپرستی کی بلکہ تحقیقی مجلات، کتابوں اور تنقیدی مضامین کی اشاعت کے ذریعے اردو نثر کو نئی جہت عطا کی۔ اس کے نتیجے میں غیر افسانوی ادب صرف ادبی اظہار تک محدود نہ رہا بلکہ علمی تحقیق، تاریخ نویسی، تنقید اور تہذیبی مطالعات کا بھی اہم ذریعہ بن گیا۔

جموں و کشمیر کے غیر افسانوی ادب کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مقامی تہذیب، قدرتی حسن، صوفیانہ روایات، مذہبی ہم آہنگی، عوامی زندگی، سیاسی اتار چڑھاؤ اور سماجی مسائل کی حقیقی تصویر پیش کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس خطے کا غیر افسانوی ادب نہ صرف ادبی اہمیت کا حامل ہے بلکہ تاریخ، سماجیات، ثقافت اور انسانی علوم کے محققین کے لیے بھی ایک مستند ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس تاریخی ارتقاء نے جموں و کشمیر کو اردو غیر افسانوی ادب کا ایک اہم مرکز بنا دیا، جہاں ہر دور کے ادیبوں نے اپنے عہد کے مسائل، تجربات اور مشاہدات کو حقیقت پسندانہ اور فنی انداز میں قلم بند کرکے اردو ادب کے ذخیرے میں گراں قدر اضافہ کیا۔

جموں و کشمیر میں اردو غیر افسانوی ادب کی اہم اصناف

جموں و کشمیر میں اردو غیر افسانوی ادب نے مختلف اصناف کے ذریعے نہ صرف ادبی اظہار کو وسعت دی بلکہ اس خطے کی سماجی، ثقافتی، تاریخی اور سیاسی زندگی کو بھی محفوظ کیا۔ ان اصناف میں خاکہ نگاری، سفرنامہ، انشائیہ، مکتوب نگاری، سوانح نگاری، خود نوشت، مضمون نگاری اور تحقیقی و تنقیدی نثر کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ ہر صنف نے اپنے منفرد اسلوب اور فنی خصوصیات کے ذریعے اردو ادب کو نئی جہتیں عطا کیں۔

د گاری خاکہ ہ

خاکہ نگاری جموں و کشمیر کی اردو نثر کی ایک اہم صنف ہے جس میں شخصیات کے ظاہری اور باطنی اوصاف کو ادبی انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس خطے کے خاکہ نگاروں نے ادبی، سیاسی، مذہبی اور سماجی شخصیات کے کردار، عادات، افکار اور خدمات کو حقیقت پسندانہ انداز میں قلم بند کیا۔ ان خاکوں میں مقامی تہذیب، معاشرتی اقدار اور انسانی نفسیات کی جھلک نمایاں طور پر دکھائی دیتی ہے۔

ذ گاری سـ فرذ امہ
جموں و کشمیر اپنی قدرتی خوبصورتی اور تاریخی مقامات کی وجہ سے ہمیشہ اہلِ قلم کی توجہ کا مرکز رہا ہے۔ یہاں کے سفرنامہ نگاروں نے نہ صرف وادی کے دلکش مناظر بلکہ وہاں کی ثقافت، رہن سہن، رسم و رواج، مذہبی روایات اور عوامی زندگی کو بھی اپنے سفرناموں میں مؤثر انداز میں بیان کیا ہے۔ ان سفرناموں سے قاری کو علاقے کی جغرافیائی، تاریخی اور تہذیبی خصوصیات سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

ذ گاری انذ شائـ یہ
انشائیہ جموں و کشمیر میں اردو غیر افسانوی ادب کی ایک اہم صنف ہے۔ اس صنف میں ادیب نے سنجیدہ موضوعات کو شگفتہ، دلکش اور ادبی انداز میں پیش کیا ہے۔ انشائیوں میں مزاح، طنز، فلسفیانہ فکر، سماجی شعور اور ذاتی مشاہدات کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے، جو قاری کو فکری اور ادبی دونوں سطحوں پر متاثر کرتا ہے۔

ذ گاری مـ کـ توب
جموں و کشمیر میں مکتوب نگاری کی روایت بھی خاصی مضبوط رہی ہے۔ مختلف ادیبوں، شاعروں اور دانشوروں کے خطوط نہ صرف ان کی ذاتی زندگی اور علمی روابط کی عکاسی کرتے ہیں بلکہ اپنے عہد کے سماجی، ادبی اور سیاسی حالات کا بھی مستند ریکارڈ فراہم کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے مکتوبات اردو غیر افسانوی ادب کا ایک اہم تاریخی سرمایہ ہیں۔

ذ و شت خود اور ذ گاری سواذ ح
اس خطے کے ادیبوں نے نامور شخصیات کی سوانح عمریاں اور خود نوشتیں تحریر کرکے نہ صرف ان کی زندگی اور خدمات کو محفوظ کیا بلکہ مختلف ادوار کی سماجی، سیاسی اور تہذیبی تاریخ کو بھی دستاویزی شکل دی۔ ان تحریروں میں حقیقت نگاری، دیانت داری اور تحقیقی انداز نمایاں نظر آتا ہے۔

جموں و کشمیر میں اردو غیر افسانوی ادب کی یہ تمام اصناف اس حقیقت کی غمازی کرتی ہیں کہ یہاں کا ادبی سرمایہ محض تخلیقی اظہار تک محدود نہیں بلکہ تحقیق، تاریخ، ثقافت اور انسانی تجربات کی بھرپور عکاسی بھی کرتا ہے۔ یہی خصوصیات اسے اردو ادب کے مجموعی منظرنامے میں ایک منفرد اور قابلِ قدر مقام عطا کرتی ہیں۔

جموں و کشمیر کے نمایاں غیر افسانوی ادیب اور ان کی خدمات
جموں و کشمیر میں اردو غیر افسانوی ادب کی ترقی میں متعدد ادیبوں، محققین اور دانشوروں نے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ ان اہلِ قلم نے اپنی علمی، تحقیقی اور تخلیقی کاوشوں کے ذریعے نہ صرف اردو نثر کو وسعت بخشی بلکہ ریاست کی تہذیبی، تاریخی اور سماجی شناخت کو بھی محفوظ کیا۔ ان کی تحریریں آج بھی اردو ادب کے محققین کے لیے اہم ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

بـ زاز ذ اتـ ھپـ ریـ م
پریم ناتھ بزاز جموں و کشمیر کے ممتاز ادیب، صحافی اور مورخ تھے۔ انہوں نے کشمیر کی تاریخ، سیاست، معاشرت اور قومی تحریکوں پر متعدد غیر افسانوی تصانیف قلم بند کیں۔ ان کی تحریروں میں تاریخی صداقت، معروضیت اور تحقیقی انداز نمایاں نظر آتا ہے۔ ان کی کتب ریاست کی سماجی و سیاسی تاریخ کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

کـ شم یری حامدی
ڈاکٹر حامدی کشمیری اردو کے ممتاز نقاد، محقق اور نثر نگار تھے۔ انہوں نے تنقیدی مضامین، تحقیقی مقالات، انشائیے اور ادبی جائزوں کے ذریعے اردو غیر افسانوی ادب کو نئی فکری جہت عطا کی۔ ان کی تحریروں میں علمی گہرائی، منطقی استدلال اور جدید تنقیدی شعور نمایاں ہے۔

ذ اظر ذ بی غلام
غلام نبی ناظر نے اردو نثر، تحقیق، مضمون نگاری اور ادبی تنقید میں اہم خدمات انجام دیں۔ ان کی تحریروں میں کشمیر کی تہذیب، ثقافت، عوامی زندگی اور ادبی روایت کی بھرپور عکاسی ملتی ہے۔ انہوں نے ریاست کی ادبی تاریخ کو محفوظ کرنے میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔

شاہ ذ ور
نور شاہ نے اپنی غیر افسانوی تحریروں میں کشمیر کے سماجی مسائل، تہذیبی اقدار اور انسانی رویوں کو نہایت سادہ اور مؤثر انداز میں بیان کیا۔ ان کے مضامین اور تحقیقی مقالات علمی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

مـ شـ تاق احمد مـ شـ تاق
مشتاق احمد مشتاق جدید اردو انشائیہ نگاری اور مضمون نگاری کے اہم ناموں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی تحریروں میں جدید سماجی تبدیلیاں، انسانی نفسیات، تہذیبی شعور اور عصری مسائل کو نہایت خوبصورتی سے پیش کیا گیا ہے۔

ادبی خدمات کا مجموعی جائزہ

جموں و کشمیر کے ان ادیبوں نے غیر افسانوی ادب کو صرف ایک ادبی صنف کے طور پر فروغ نہیں دیا بلکہ اسے تحقیق، تاریخ، سماجیات، ثقافت اور فکری مباحث کا مضبوط ذریعہ بھی بنایا۔ ان کی تحریریں اس خطے کی تہذیبی شناخت، تاریخی واقعات، سیاسی تبدیلیوں اور عوامی زندگی کی مستند دستاویزات تصور کی جاتی ہیں۔ ان کی بدولت جموں و کشمیر اردو غیر افسانوی ادب کے اہم مراکز میں شمار ہونے لگا اور اس خطے کی ادبی روایت کو قومی سطح پر نمایاں شناخت حاصل ہوئی۔

جموں و کشمیر میں اردو غیر افسانوی ادب کی فنی و اسلوبیاتی خصوصیات

جموں و کشمیر کے اردو غیر افسانوی ادب کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کی حقیقت نگاری، فکری گہرائی اور تہذیبی شعور ہے۔ یہاں کے ادیبوں نے اپنی تحریروں میں مصنوعی اندازِ بیان کے بجائے سادہ، مؤثر اور حقیقت پر مبنی اسلوب اختیار کیا۔ ان کی نثر میں مقامی ثقافت، تاریخی شعور، انسانی اقدار، مذہبی رواداری اور قدرتی ماحول کی بھرپور عکاسی ملتی ہے، جس کے باعث یہ ادب صرف ادبی اظہار تک محدود نہیں رہتا بلکہ ایک اہم سماجی اور تاریخی دستاویز کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔

غیر افسانوی ادب کی مختلف اصناف میں زبان و بیان کا تنوع بھی نمایاں ہے۔ خاکہ نگاری میں شخصیت کے ظاہری و باطنی اوصاف کو فنکارانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے، جب کہ سفرناموں میں قدرتی مناظر، مقامی تہذیب، عوامی زندگی اور ثقافتی رنگا رنگی کو مؤثر اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔ انشائیوں میں شگفتگی، لطافت، طنز و مزاح اور فلسفیانہ فکر کا حسین امتزاج نظر آتا ہے، جبکہ مکتوب نگاری میں سادگی، بے تکلفی، جذباتی صداقت اور فکری پختگی نمایاں ہوتی ہے۔

جموں و کشمیر کے غیر افسانوی ادب کی ایک اہم خصوصیت تحقیقی اور دستاویزی انداز بھی ہے۔ یہاں کے ادیبوں نے اپنی تحریروں میں تاریخی حوالوں، مستند معلومات اور معروضی طرزِ فکر کو اہمیت دی، جس سے ان کی تصانیف علمی اعتبار سے بھی معتبر قرار پاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس خطے کا غیر افسانوی ادب ادب کے طلبہ، محققین، مؤرخین اور سماجی علوم کے ماہرین کے لیے یکساں اہمیت رکھتا ہے۔

اسلوبیاتی اعتبار سے یہاں کے ادیبوں نے کلاسیکی اردو نثر کی خوبصورتی کو برقرار رکھتے ہوئے جدید اسلوب کو بھی اپنایا۔ ان کی تحریروں میں سادہ مگر پراثر زبان، مربوط اندازِ بیان، منطقی استدلال، فکری وسعت اور ادبی لطافت نمایاں ہے۔ ان تمام خصوصیات نے جموں و کشمیر کے اردو غیر افسانوی ادب کو قومی سطح پر ایک منفرد شناخت عطا کی ہے اور اسے اردو نثر کی ایک اہم روایت کے طور پر مستحکم کیا ہے۔

حاصلِ مطالعہ

زیرِ نظر تحقیقی مطالعے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ جموں و کشمیر میں اردو غیر افسانوی ادب نے مختلف ادوار میں مسلسل ارتقاء حاصل کیا ہے اور اس نے اردو ادب کے مجموعی سرمائے کو نمایاں طور پر مالا مال کیا ہے۔ اس خطے کے ادیبوں نے خاکہ نگاری، سفرنامہ، انشائیہ، مکتوب نگاری، سوانح نگاری، مضمون نگاری اور تحقیقی و تنقیدی نثر کے ذریعے نہ صرف اپنے عہد کے سماجی، تہذیبی، تاریخی اور سیاسی حالات کی مؤثر عکاسی کی بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک قیمتی ادبی و ثقافتی ورثہ بھی محفوظ کیا۔ اس تحقیق سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جموں و کشمیر کا غیر افسانوی ادب حقیقت نگاری، تحقیقی دیانت، فکری گہرائی، زبان و بیان کی سادگی اور اسلوبیاتی حسن کے اعتبار سے اردو ادب میں منفرد مقام رکھتا ہے۔ یہاں کے ادیبوں نے مقامی تہذیب، قدرتی ماحول، انسانی اقدار، مذہبی ہم آہنگی اور سماجی مسائل کو نہایت متوازن اور معروضی انداز میں پیش کیا، جس کے باعث ان کی تحریریں صرف ادبی تخلیقات نہیں بلکہ تاریخی اور سماجی دستاویزات کی حیثیت بھی اختیار کر گئی ہیں۔ عصری دور میں جامعات، تحقیقی اداروں، ادبی تنظیموں اور ڈیجیٹل ذرائع کی بدولت جموں و کشمیر کے اردو غیر افسانوی ادب پر تحقیق کے نئے امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس ادبی ورثے پر مزید تحقیقی، تنقیدی اور تقابلی مطالعات کیے جائیں تاکہ اس خطے کی ادبی خدمات کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر مزید متعارف کرایا جا سکے۔ مختصراً، جموں و کشمیر کا اردو غیر افسانوی ادب اپنی فکری وسعت، ادبی اہمیت، تحقیقی افادیت اور تہذیبی شناخت کے باعث اردو ادب کا ایک نہایت اہم اور قابلِ قدر سرمایہ ہے، جس کی حفاظت، تحقیق اور ترویج علمی دنیا کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

کتابیات

سریہ نگر۔ اک ادمی، اردو ک شمہ یر و جموں تہ اریہ خ، کہ ی ادب اردو مہ یں ک شمہ یر و جموں ریاستِ کہ شمہ یری، حامدی
سریہ نگر۔ آزادی، جدوجہدِ کہ ی ک شمہ یر بہ زاز، نہ اتہ ھپہ ریہ م
اک ادمی۔ اردو ک شمہ یر و جموں ارتہ قاء، کہ ا نہ ثر اردو مہ یں ریہ ا ستہ نہ اظر، نہ بی غلام
سریہ نگر۔ افہ ق، ادبہ یہ کہ ے ک شمہ یر شاہ، نہ ور
سریہ نگر۔ روایہ ت، اور فہ ن :انہ شائہ یہ اردو جدیہ د مہ شہ تاق، احمد مہ شہ تاق
کہ راچی۔ دو،ارتہ رقہ ی انہ جمن تہ حریہ کہ یں، کہ ی ادب اردو انہ ور، سدیہ د،
گہ ڑھہ علی ہاؤس، بہ کہ ایہ جوکہ یہ شہ نل اہ صہ نا ف، نہ ثری کہ ی اردو جہ ین، چہ ندہ گہ یان
لاہ ور۔ کہ یہ شہ نز، پہ بہ لی مہ یل سنگِ جدیہ د، تشکیلِ کہ ی ادب اردو نہ یر، عہ باس نہ اصر
اردو۔ ایوانِ ،(اردو) کہ ل آج ،(اک یہ ڈمی کہ لچرل کہ شمہ یر و جموں) شہ یرازہ :مجلات تہ حہ قہ یہ قی مخہ تہ لف
مطہ بوعات۔ ادبہ ی و تہ حہ قہ یہ قی مخہ تہ لف کہ ی کہ ادمیا اردو کہ شمہ یر و جموں